سوال

(103) کیا گھروں کے کرائیوں میں زکوۃ ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کے پاس بہت سے مکان ہیں۔ جنہیں اس نے کرایہ پر دیا ہوا ہے اور وہ ان سے سال بھر میں بہت سا سال اکٹھا کر لیتا ہے۔ کیا اس مال پر زکوۃ ہے اور وہ کب واجب ہوگی اور اس کی ادائیگی کی مقدار کیا ہوگی؟ (محسن۔ م۔ ح۔ سلطنت عمان)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب مکان یا دکان کے کرایہ یا ان کے علاوہ دوسری نقود پر سال بھر کا عرصہ گزر جائے تو اس پر زکوۃ واجب ہے۔ بشرطیکہ وہ حد نصاب کو پہنچتا ہو اور کرایہ پر دینے والا شخص سال گزرنے سے پہلے جو کچھ اپنی ضروریات میں خرچ کر ڈالے اس میں زکوۃ نہیں ہوگی۔

ایسے اموال میں مسلمانوں کے اجماع کے مطابق شرح زکوۃ ربع عشر یعنی چالیسواں حصہ ہے اور سونے کا نصاب ۲۰ مثقال ہے اور اس کی مقدار سعودی افرنگی گنی کے حساب سے ۱۱۳/۷ گنی ہے۔ اور چاندی کا نصاب ۱۴۰ مثقال ہے اور اس کی مقدار ریالوں کے حساب سے ۵۶ سعودی ریال ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 113

محدث فتویٰ